TARGET-40-۴۰ ٹارگیٹ

اردو زبانِ اوّل پاسنگ پیاکیج برائے دہم جماعت

SSLC Ist LANGUAGE URDU

PASSING PACKAGE

مصنف: ڈاکٹر حضرت بلال منظور احمد انعامدار

سرکاری اردو ہائی اسکول مدے ; ضلع بیجاپور

-:Written By:-

Dr Hazrat Bilal.M.Inamdar

GOVT URDU HIGH SCHOOL

MUDDEBIHAL ; DIST:BIJAPUR

ٹارگیٹ 40

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھئے۔

1) حمد کسے کہتے ہیں؟ ج: جس نظم میں اللہ کی تعریف کی جاتی ہے۔	2) حمد کس لفظ سے مشتق ہے؟ ج: مدح	3) عموماً شعرا اپنے کلام کی ابتدا کس صنف سے کرتے ہیں؟ ج: حمد سے
4) حجۃ الوداع کے موقعہ پر مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟ ج: ایک لاکھ	5) حضورؐ نے کس ناقہ پر سوار ہو کر حج ادا کیا؟ ج: قصوا	6) حجۃ الوداع سبق کس کتاب سے لیا گیا ہے؟ ج: رحمتِ عالم
7) خطبۂ حجۃ الوداع کے بعد کس صحابی نے اذان دی؟ ج: حضرت بلالؓ	8) اونٹوں کو چرانے والے سے مراد کون لوگ ہیں؟ ج: حضورؐ	9) حضورؐ نے مرنے سے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟ ج: شہادت
10) اخلاق کے موتی کس نے برسائے؟ ج: حضورؐ نے	11) خودنوشت کے معنی کیا ہیں؟ ج: اپنی سوانح یعنی زندگی کے حالات لکھنا۔	12) ادا جعفری نے بدایوں کی خیریت کس سے دریافت کی؟ ج: جیلانی بانو
13) بدایوں کے مشہور خاندان کا نام کیا ہے؟ ج: ٹونک والا خاندان	14) کلیاں کب ہنس پڑتی ہیں؟ ج: صبح کے وقت کلیاں ہنس پڑتی ہیں۔	15) اوس کونسا کام انجام دیتی ہے؟ ج: اوس درختوں اور پیڑوں کو دودھ پلانے کا کام کرتی ہے۔
16) جواہر لال نہرو کس زبان سے دل لگاؤ تھا؟ ج: جواہر لال نہرو کو اردو زبان سے دل لگاؤ تھا۔	17) احمد نگر کی جیل میں نہرو نے کس سے اردو زبان سیکھی؟ ج: مولانا ابوالکلام آزاد سے نہرو نے اردو زبان سیکھی۔	18) شاعر کو کونسی عادت خلافِ آدمیت لگی؟ ج: رشوت کی عادت کو شاعر خلافِ آدمیت کہہ رہا ہے۔
19) شاعر اپنی بستی کو کن کا پاگل خانہ کہہ رہا ہے؟ ج: ناصحوں کا پاگل خانہ کہہ رہا ہے۔	20) سقراط کو زہر کا پیالہ کیوں پینا پڑا؟ ج: کیونکہ وہ اپنے ملک کا سب سے زیادہ سچا آدمی تھا۔	21) ہر فرد اور ہر قوم کا پیدائشی حق کیا ہے؟ ج: آزاد رہنا ہر فرد اور ہر قوم کا پیدائشی حق ہے۔
22) شاعر کو کس نے بے کل کر دیا؟ ج: شاعر کو اپنے محبوب نے بے کل کر دیا۔	23) ابنِ مریم سے شاعر کی کیا مراد ہے؟ ج: ابنِ مریم سے شاعر کی مراد حضرت عیسیٰؑ ہیں۔	24) کسی سے خطا ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے؟ ج: کسی خطا ہو جائے تو اسے معاف کرنا چاہیئے۔
25) عشق نے قطرہ اور ذرہ میں کیا دیکھا؟ ج: عشق نے قطرے میں سمندر اور ذرہ میں بیاباں دیکھا۔	26) شاعر فراقؔ کی خواہش کیا تھی؟ ج: شاعر کی خواہش تھی کہ وہ جگنو بنے اور اپنی ماں کے پاس پہنچ جاؤں اور اس کی روح کو راستہ دکھائے۔	27) حضرت امام حسینؓ کے قدموں سے کون لپٹا تھا؟ ج: حضرت امام کے قدموں سے آپؓ کی زوجہ بانوئے نیک نام لپٹی ہوئی تھیں۔

(28) شاعر فراق کو کس نے پالا تھا؟
ج: دائیوں اور کھلائیوں نے شاعر فراق کو پالا تھا۔

(29) آنکھیں کس نے دان کیں تھیں؟
ج: بھرت نارائن نے دان کیں تھیں۔

(30) الیکشن کی کونسی میٹنگ باقی تھی؟
ج: الیکشن کی آخری میٹنگ باقی تھی۔

(31) پہلے دن مصنف کو لالہ جی نے کتنے بجے جگایا؟
ج: صبح تین بجے جگایا۔

(32) مصنف کے پڑوسی کا نام کیا تھا؟
ج: لالہ کرپا شنکر جی تھا۔

(33) ابتداء میں نسلِ آدم کو کیا آزادیاں تھیں؟
ج: ابتداء میں نسلِ آدم کو دنیا میں ہر طرف جہاں چاہے وہاں جانے کی آزادیاں تھیں۔

(34) زعفران کا پودا کس سے اگتا ہے؟
ج: زعفران کا پودا گنٹھیوں سے اگتا ہے۔

(35) زعفران کا نباتاتی نام کیا ہے؟
ج: کروکس سٹیاوی لیس ہے۔

(36) دنیا میں سب سے زیادہ زعفران کی کاشت کہاں کی جاتی ہے؟
ج: اسپین میں سب سے زیادہ کاشت کی جاتی ہے۔

(37) مچھر کی نظر میں انسان کا قاتل کون ہے؟
ج: مچھر کی نظر میں انسان کا قاتل انسان ہے۔

(38) مچھر اپنے آپ کو کیا کہتا ہے؟
ج: مچھر اپنے آپ کو فنکار کہتا ہے۔

(39) خسرو نے کم عمری میں کونسا فن سیکھا؟
ج: خسرو نے کم عمری میں فنِ خطاطی سیکھا۔

(40) خسرو کے پیرومرشد کا نام کیا تھا؟
ج: خسرو کے پیرومرشد کا نام حضرت نظام الدین اولیاؒ تھا۔

(41) خسرو کے پسندیدہ پھل کونسے تھے؟
ج: خسرو کے پسندیدہ پھل آم خربوزہ تھے۔

(42) شاعر اقبال اللہ سے کیا چاہتے تھے؟
ج: شاعر اقبال اللہ سے عشق کی انتہا چاہتے تھے۔

(43) لفظ ''لن ترانی'' کے کیا معنی ہیں؟
ج: لفظ ''لن ترانی'' کے معنی تو مجھے نہیں دیکھ سکے گا۔

(44) حمید الماس کے کسی ایک شعری مجموعے کا نام لکھئے؟
ج: حمید الماس کے شعری مجموعے کا نام ''پہچان کا درد'' ہے۔

(45) شہرِ تمنا کی دھوپ کیسی تھی؟
ج: شہرِ تمنا کی دھوپ بہت تیز شدید تھی۔

(46) بہت زیادہ قریب کا انجام کیا ہوا؟
ج: بہت زیادہ قریب کا انجام بہت دوری ہے؟

(47) رباعی کس لفظ سے بنا ہے؟
ج: رباعی لفظ ربع سے بنا ہے۔

(48) مذہب کی زبان پر کونسا پیغام ہوتا ہے؟
ج: مذہب کی زبان پر صلح، دوستی اور محبت کا پیغام ہوتا ہے۔

(49) زمانے کی گردش کا کیا مطلب ہے؟
ج: زمانے کی گردش کا مطلب دن اور رات ہونا ہے۔

(50) رباعی کسے کہتے ہیں؟
ج: رباعی چار مصرعوں والی نظم کو کہتے ہیں۔

(51) رباعی میں کونسے کونسے موضوعات بیان کئے جاتے ہیں؟
ج: رباعی میں عارفانہ، فلسفیانہ، سماجی، اخلاقی، اصلاحی اور مذہبی مضامین بیان کئے جاتے ہیں۔

شاعر اور مصنف کا تعارف جو 3 مارکس کے لئے پوچھا جائے گا۔

نمبر شمارہ	شاعر/مصنف کا نام	اصل نام	تخلص	پیدائش تاریخ	پیدائش مقام	ابتدائی و اعلیٰ تعلیم	مجموعے / کتابیں	وفات
1	ڈاکٹر صغریٰ عالم	صغریٰ بیگم	صغریٰ	18 جنوری 1938ء	گلبرگہ	گلبرگہ	حیطۂ صدف، بیت الحروف، صفِ ریحان، کفِ میزان اور حنائے غزل	10 مارچ 2010ء
2	سید سلیمان ندوی	سید سلیمان		1884ء	پٹنہ، بہار	جید عالم، نقاد اور مورخ، محقق	رحمتِ عالم، حیاتِ شبلی، سیرتِ عائشہ، نقوشِ سلیمانی	1953ء پاکستان

3	ماہرالقادری	منظور حسین قادری	ماہرؔ	1906ء	کیسر کلاں (یوپی)	گھر پر حاصل کی	محسوساتِ ماہر، جذباتِ ماہر، ذکرِ جمیل وغیرہ	1978ء پاکستان
4	جوشؔ ملیح آبادی	شبیر حسن خان	جوشؔ	5 دسمبر 1898ء	دہلی	گھر پر حاصل کی	نقش و نگار، شعلہ و شبنم، حرف و حکایت، جنون و حکمت، آیاتو نغمات، عرش وفرش	1982ء کراچی پاکستان
5	اصغر گونڈوی	اصغر حسین	اصغرؔ	1854ء	گورکھپور	گھر پر حاصل کی	نشاطِ روح	....
6	فراق گورکھپوری	رگھوپتی سہائے	فراقؔ	28 اگست 1896ء	گورکھپور	گھر پر اور الہ آباد سے مکمل کی۔	روحِ کائنات، رمز وکنایات، غزلستان، شبنمستان، روپ، گلِ نغمہ	3 مارچ 1982ء
7	زہرہ جمال	زہرہ جمال	زہرہؔ	1931ء	ممبئ	ممبئ	....	....
8	میر انیسؔ	میر ببر علی	انیسؔ	1802ء	فیض آباد	فیض آباد میں حاصل کی	ان کے مرثیے پانچ جلدوں میں شائع ہوئے	1874ء
9	پطرس بخاری	سید احمد شاہ بخاری	....	یکم اکتوبر 1898ء	پشاور پاکستان	پشاور، لاہور اور لندن	پطرس کے مضامین	
10	دلاور فگار	دلاور حسین	فگارؔ	8 جولائی 1929ء	بدایوں	بدایوں اور علی گڑھ	ستم ظریفاں، شامتِ اعمال، آدابِ عرض، انگلیاں فگار اپنی، ازسرِ نو	
11	علامہ اقبالؔ	شیخ محمد اقبال	اقبالؔ	1875ء	سیالکوٹ	لاہور، لندن اور جرمنی	بانگِ درا، بالِ جبرئیل، ضربِ کلیم اور ارمغانِ حجاز	1938ء
12	اسرارالحق مجازؔ	اسرارالحق	مجازؔ	1911ء	بارہ بنکی کے ردولی قصبہ	علی گڑھ	آہنگ	1955ء
13	حمید الماس	عبدالحمید	الماسؔ	7 دسمبر 1935ء	سگر (گلبرگہ)	سگر	پہچان کا درد، جوئے سبز، نقشِ خرابی، آخری ساعت	16 جولائی 2002ء
14	شوق قدوائی	احمد علی	شوقؔ	....	جگور (یوپی)	جگور اور بارہ بنکی		
15	محمد رفیع انصاری	محمد رفیع انصاری	....	یکم جون 1951ء	بھیونڈی تھانہ	بھیونڈی	خمیازہ، رفع دفع، زمین کے تارے، جگ جگ جیو	....
16	مرزا غالبؔ	مرزا اسداللہ خان	غالبؔ	1796ء	آگرہ	گھر پر حاصل کی	خطوطِ غالب اور دیوانِ غالب	1869ء دہلی

متن کے حوالے سے تشریح کیجئے۔ جو 3 مارکس کے لئے پوچھے جائیں گے

نمبر شمارہ	جملہ	سبق کا نام	مصنف کا نام	کس نے کہا	کیوں کہا
1	اے خدا تو گواہ رہنا	حجۃ الوداع	سید سلیمان ندوی	حضورؐ نے کہا	حجۃ الوداع کے موقعہ پر مجمع سے خطاب کرتے ہوئے پوچھا کہ کیا میں اپنا پیغام پہنچا دیا۔ تو لوگوں نے بے شک آپ نے پہنچا تو حضورؐ نے یہ جملہ کہا
2	لوگو امن وسکون کے ساتھ، لوگو امن وسکون کے ساتھ	حجۃ الوداع	سید سلیمان ندوی	حضورؐ نے کہا	حجۃ الوداع کے موقعہ پر ایک لاکھ حاجیوں کا مجمع مزدلفہ کو آگے بڑھنے لگا تو حضورؐ مجمع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ جملہ کہا۔
3	اگر کسی نے ہانڈی کو ہاتھ بھی لگایا تو اچھا نہیں ہوگا۔	بدایوں کے شام وسحر	ادا جعفری	بوڑھی اماں نے کہا	یہ جملہ اماں نے بچوں کی کسی بات پر خوش ہوکر مرچوں کے حلوہ کی تعریف کرتے ہوئے بچوں کو تاکید کی۔
4	اس کے کھانے سے کوئی بیماری پاس نہیں پھٹکتی	بدایوں کے شام وسحر	ادا جعفری	بوڑھی اماں نے کہا	یہ جملہ اماں نے بچوں کو مرچوں کے حلوے کے فائدے بتاتے ہوئے کہا۔
5	اردو یا ہندی کے خطوط سنسر والے روک لیتے ہیں	جواہرلال نہرو کی اردو دوستی	محمد رفیع انصاری	نہرو جی نے کہا	ان کی بیٹی اندرا ہر خط میں اشعار کی فرمائش کی تو اس کے جواب میں یہ جملہ کہا۔
6	اردو میری اور میری دادی کی زبان ہے۔	جواہرلال نہرو کی اردو دوستی	محمد رفیع انصاری	نہرو جی نے کہا	کانگریسی لیڈر کے زبان کے مسئلے پر کئے گئے سوال کے جواب میں یہ جملہ کہا۔
7	اردو بھلا کس کی مادری زبان ہو سکتی ہے۔	جواہرلال نہرو کی اردو دوستی	محمد رفیع انصاری	کانگریسی لیڈر سیٹھ گوند اس نے کہا	پارلیمنٹ میں قومی زبانوں کی درجہ بندی کی جو فہرست پیش کی جس میں اردو زبان تھی۔ تو اس پر یہ جملہ کہا
8	یقیناً میں نے کہا موجودہ گورنمنٹ ظالم ہے۔	قولِ فیصل	مولانا ابوالکلام آزاد	مولانا ابوالکلام آزاد نے کہا	انگریزی حکومت ہندوستانیوں پر ظلم وستم کررہی تھی تو اس کے خلاف عدالت کے کٹہرے میں کھڑے ہوکر یہ جملہ کہا۔
9	میرا اعتقاد ہے کہ آزاد رہنا ہر قوم اور ہر فرد کا پیدائشی حق ہے۔	قولِ فیصل	مولانا ابوالکلام آزاد	مولانا ابوالکلام آزاد نے کہا	ہندوستانیوں کے حق کے لئے مولانا آزاد نے اپنے عقیدے کا اظہار کرتے ہوئے یہ جملہ کہا
10	بھائیو! ہم ماضی کے کھنڈروں میں تاریخ کے آثار دیکھ رہے ہیں۔	درشٹی	زہرہ جمال	ودیا چرن جی نے کہا	لوگوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے اپنے خیال کا اظہار کیا کہ تاریخ کو کُریدنے سے ہمیں کچھ حاصل نہیں ہونے والا
11	خدا ایک ہے ہم اس کے بندے بھی ایک ہیں۔	درشٹی	زہرہ جمال	مولانا رجب نے کہا	جب انہیں یہ پتہ چلا ودیا چرن جی اہنسا کی باتیں کر رہے ہیں تو انہوں نے یہ جملہ کہا۔
12	پھر سارا دیش ہمارے محلّہ جیسا کیوں نہ بنے	درشٹی	زہرہ جمال	اندومتی نے سوچا	ودیا چرن جی کی تقریر سے متاثر ہوکر مجمع میں بیٹھی اندومتی سوچ رہی تھی
13	آپ سحر خیز ہیں ذرا ہمیں بھی جگا دیا کیجئے	سویرے جو آنکھ میری کھلی	پطرس بخاری	مصنف نے کہا	باتوں میں باتوں میں مصنف نے اپنے پڑوسی لالہ جی سے یہ جملہ کہا

14	اور کیا تین بجے ہی سورج نکل آئے گا۔	سویرے جو آنکھ میری کھلی	پطرس بخاری	لالہ کرپا شنکر جی نے کہا	مصنف سے اس وقت کہا جب وہ مصنف کو صبح جگانے کی کوشش کر رہے تھے۔
15	مسٹر صبح میں نے آواز دی تھی، آپ نے جواب نہ دیا۔	سویرے جو آنکھ میری کھلی	پطرس بخاری	لالہ کرپا شنکر جی نے کہا	مصنف سے جب ان کی ملاقات کالج میں ہوتی ہے تو یہ جملہ کہا

مندرجہ ذیل نظمیں جو 4 مارکس کے لئے پوچھے جائیں گے۔

حمد

صدائے کُن سے ابد تک شباب تیرا ہے
عیاں بھی تو ہے اور پنہاں حجاب تیرا ہے
کسی بھی در سے اجالوں کی بھیک کیا مانگیں
اندھیری شب بھی تری آفتاب تیرا ہے
صنم ترے ہیں خدا ناشناس بھی تیرے
نمازِ عشق کا ہر ایک نصاب تیرا ہے
رضا تری ہے غفورالرحیم بھی تو ہے
غضب و قہر بھی تیرا ، ثواب تیرا ہے

نعت

کچھ کفر نے فتنے پھیلائے ، کچھ ظلم نے شعلے بھڑکائے
سینوں میں عداوت جاگ اٹھی، انسان سے انساں ٹکرائے
پامال کیا برباد کیا، کمزور کو طاقت والوں نے
جب ظلم و ستم حد سے گذرے تشریف محمدؐ لے آئے
رحمت کی گھٹائیں لہرائیں ، دنیا کی امیدیں بر آئیں
اکرام و عطا کی بارش کی، اخلاق کے موتی برسائے
تہذیب کی شمعیں روشن کیں، اونٹوں کو چرانے کے لئے
کانٹوں کو گلوں کی قیمت دی، ذرّوں کے مقدر چمکائے

تفصیلی جوابات جو 4 مارکس کے لئے پوچھے جائیں گے

1) آمدِ بہار نظم کا خلاصہ

جواب:۔شاعر شوق قدوائی اس نظم میں موسمِ بہار کی آمد کے خوشنما منظر کی تصویر کشی کی گئی ہے۔بہار آنے سارا ماحول بدل جاتا ہے۔ہنستی ہوئی کلیاں،اترا کر چلتی ہوئی شمیم،سُرخ لباس پہنے پھول اور چڑیوں کی صدائیں گویا بہار کا اعلان ہیں۔اس نظم میں دل لبھانے والے خوبصورت مناظر کا ذکر کیا گیا ہے۔

ہوا چاروں طرف دور دور تک بہار کی آمد کا اعلان کرتی ہے جیسے ہی صبح کی ہوا پنکھا جھیلتی ہوئی آتی ہے تو کھل اٹھتی ہیں۔اور پہاڑوں پر جمی صاف وشفاف برف پگھل کر پانی بن جاتی ہے۔وہی پانی جا کر سمندر میں مل جاتا ہے۔چاروں طرف پھولوں کے کھلنے سے باغوں میں خشبودار ہوا چلنے لگی ہے۔اور سبزا بھی اُگ آیا ہے۔ہر پھول سُرخ لباس پہنے دلہن کی طرح لگ رہا ہے۔تمادرختوں پر پھولوں کے خوشنما گہنے دکھائی دے رہے ہیں۔یہ دیکھ کر خزاں پر ہیئت طاری ہوتی۔اس کا چہرہ زردی مائل ہو گیا ہے۔گویا سرخ وردی والی فوج اس پر غالب آ گئی ہو۔پودوں کے لئے شبنم دودھ کا کام دے رہی ہے۔اور ایک ماں کی طرح ہوا بار بار درختوں کا منہ چوم رہی ہے۔جڑیں زمین کے اندر ہی طاقتور ہوتی جارہی ہیں۔چمن میں،جنگل میں،ہرطرف پھولوں انبار ہیں۔ایسا لگتا ہے گویا زمین پھولوں کے ہاروں سے لدی ہوئی ہو۔پتہ نہیں کہ چاروں طرف روشن چاندنی ہے۔یا تارے چمک رہے ہیں یا لالے کے پھول انگاروں کی طرح دہک رہے ہیں۔ہزاروں رنگ کی چڑیاں جن کی شکلیں خوش نما ہیں۔ادائیں دلربا ہیں۔اور جن کی آواز میں نغمہ پایا جاتا ہے۔بہار کے آنے سے خوش ہیں اور ہرطرف گاتی،اتراتی اور ناچتی ہوئی نظر آ رہی ہیں۔

2) رشوت نظم کا خلاصہ

جواب: جوشؔ ملیح آبادی نظم رشوت میں سماج کے ایک مسلہ رشوت کو اجاگر کیا ہے۔اس نظم میں چور بازاری،بے ایمانی،بے ضمیری اور رشوت کا پردہ فاش کیا ہے۔شاعر کہتے ہیں کہ

رشوت ایک ایسی تجارت ہے۔ جو ساری انسانیت کے خلاف ہے۔ ہر روز اخباروں میں چھپتا بھی ہے کہ یہ بری عادت چھوڑیے۔ کیونکہ اس بری لت سے بڑھ کر کوئی اور لت نہیں۔شاعر طنزیہ انداز میں کہتا ہے کہ ایسی نصیحت کرنے والا اور رشوت خوری چھوڑنے والا دونوں پاگل ہیں اور ایسے ہی پاگلوں سے ہماری بستیاں بھری پڑی ہیں۔

ہاتھ میں جو چیز آجاتی ہے اسے کوئی کھونا نہیں چاہتا۔ اگر رشوت نہیں لے گا تو وہ کھائے گا کیا؟ اگر ہمیں قید بھی کر دیں تب بھی ہم رشت سے باز نہیں آئیں گے۔ کیونکہ یہ عادت ہمیں جنونِ عشق کی طرح پڑ گئی ہے۔ اور رشوت کے الزام میں کتنے لوگوں کو ہم قید کریں گے۔ ایک دو ہوں تو بات نہیں سارا ملک اس بری لت میں مبتلا ہے۔ دنیا میں چور بازاری، لالچ، مہنگائی وغیرہ اتنی زیادہ ہوگئی ہے کہ رائی کی قیمت پہاڑ جیسی ہے۔ ہماری تنخواہیں اتنی کم ہیں کہ روز مرہ زندگی کی ضروریات بھی پوری نہیں ہوتیں۔ یہ ایک ایسا بوجھ ہے جسے اٹھانا مشکل ہے۔ ایسے میں کوئی رشوت چھڑانے کی کوشش کر رہا ہے تو بیکار ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی ریت میں کشتی چلا رہا ہو۔ شاعر کہہ رہے ہیں کہ اگر رشوت خوری کو ختم کرنا چاہتے ہو تو پہلے ظالم صنعت کاری روکیے۔ ایسے سرمایہ داروں کو روکیے جو مزدوروں کا خون پیتے ہیں۔ انہیں کم تنخواہیں دیتے ہیں جب یہ ساری چیزیں ختم ہو جائیں گی تو رشوت خوری کی آندھیاں بھی ختم ہو جائیں گی۔

3) حجۃ الوداع کے موقعہ پر دیئے گئے خطبہ میں حضورؐ نے حسن معاشرت سے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضورؐ نے حسنِ معاشرت سے متعلق فرمایا۔ کہ جاہلیت کے سارے دستور اور رسم ورواج میرے دونوں پاؤں کے نیچے ہیں۔ جاہلیت کے سارے خون کے بدلے ختم کر دیئے گئے۔ اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا خون ربیعہ بن حارث کے بیٹے کے انتقامی کون کا بدلہ لینے کا حق چھوڑتا ہوں۔ تمام عرب میں سود کا کاروبار کا ایک جال بچھا تھا۔ جس سے عرب کے غریب مزدور اور کاشت کار یہودی مہاجنوں اور عرب سرمایہ داروں کے ہاتھوں میں پھنسے تھے۔ اور ہمیشہ کے لئے وہ ان کے غلام ہو جاتے تھے۔ آج اس جال کا تار تار الگ کیا جاتا ہے۔ اور اس کے لئے سب سے پہلے اپنے خاندان کا نمونہ پیش کیا جا رہا ہے۔ نیز فرمایا ''عورتوں کے معاملے میں خدا سے ڈرو، تمہارا حق عورتوں پر ہے۔ اور عورتوں کا تم پر ہے۔ اپنے غلاموں کے حق میں انصاف کرو۔ جو خود کھاؤ وہ ان کو کھلاؤ۔ اور جو خود پہنو وہ ان کو پہناؤ۔ آپس میں تمہاری جان اور تمہارا مال ایک دوسرے کے لئے قیامت تک اتنا ہی عزت کے قابل ہے جتنا آج کا دن اس پاک مہینے میں اور اس پاک شہر میں۔ عرب میں امن وامان نہ تھا۔ جان ومال کی کوئی قیمت نہ تھی۔ اس لئے امن وسلامتی کا بادشاہ ساری دنیا کو صلح کا پیغام دیتا ہے۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ اور سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ ہاں! کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی بڑائی نہیں۔ تم سب ایک آدم کے بیٹے اور آدم مٹی سے بنا تھا۔ میں تم ایک چیز چھوڑے جاتا ہوں۔ اگر تم نے اس کو مضبوط پکڑ لیا تو پھر کبھی گمراہ نہ ہوگے۔

اور وہ خدا کی کتاب قرآن مجید ہے۔

4) جواہر لال نہرو کی اردو دوستی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:۔ جواہر لال نہرو کو اردو زبان سے دلی لگاؤ تھا۔ پنڈت نہرو کے والدین، نانا، نانی، اہلیہ، اور دادی سب کی مادری زبان اردو ہی تھی۔ نہرو جی جب جیل میں تھے۔ اس وقت مولانا آزاد سے آپ نے اردو زبان سیکھی۔ آپ شاعری بھی کرتے۔ یہاں تک کہ اپنی بیٹی کو خط میں اشعار لکھتے۔ نہرو جی کی اردو دوستی کا ناقابلِ فراموش واقعہ یہ ہے کہ جمہوریۂ ہند کی آئین ساز اسمبلی میں زبان کا مسئلے پر بحث چل رہی تھی۔ تو ایک کانگریسی لیڈر اردو زبان کو مادری زبان ماننے کے لئے تیار نہیں تھے۔ نہرو کو اس کی بات پر اتنا غصہ آیا کہ اسی لہجہ میں چیخ کر جواب دیا کہ اردو میری اور میری دادی کی زبان ہے۔ اردو کے فروغ کے لئے انہوں نے ہمیشہ کوششیں کی ہیں۔ آپ اردو ادیبوں اور شاعروں کے بے حد قریب تھے۔ اکثر مشاعروں میں صدارت اور نظامت دونوں کے فرائض نہرو جی ہی انجام دیتے تھے۔ نہرو ہندوستان کے اولین اردو دوست وزیرِ اعظم ہیں۔

5) ودیا چرن جی نے آپریشن کے بعد کی تقریر میں بھارت کے متعلق کیا کہا؟

جواب:۔ ودیا چرن جی نے آپریشن کے بعد کی تقریر میں بھارت کے متعلق یہ بتایا کہ ''بھارت ہماری ماں ہے، اے ہندو، مسلمانو، سکھو، عیسائیو اور دوسرے دھرموں کا پالن کرنے والو! آج یہ ماں اتنے بڑے سنکٹ میں ہے، جہاں کوئی بھی سچا مارگ درشک (رہنما) نہیں رہا''۔ بھائیو!! ہم ماضی کے کھنڈروں میں تاریخ کے آثار دیکھ رہے ہیں۔ اور ہمارے جوان بچے روٹی روزی کو ترس رہے ہیں۔ ہمارے گھر جن کے آنگن میں ہمارے بالک دودھ مانگ رہے ہیں۔ ماں سے روٹی مانگ رہے ہیں۔ کپڑا صابن مانگ رہے ہیں۔ ہماری توجہ اپنی طرف کھینچ کھینچ کر کہہ رہے ہیں۔ جو مرچ مسالا چار آنے سیر ملتا تھا۔ پچاس، سو اور ڈیڑھ سو روپے کلو ہو گیا ہے۔ اگر ہم پراچین کال کے کھنڈروں میں جا کر سنیاس لیں تو بازار میں جرمن کی طرح ایک کلو آلو بھی لوکھوں کے ملیں گے۔ تاریخ ہمیں آگے بڑھنا سکھاتی ہے۔ ایک کال سے دوسرے کال میں پرویش کرنا سکھاتی ہے، زبانوں اور انسانوں کے ملن سے نئی تہذیبوں کا بننا سکھاتی ہے۔''

6) امیر خسرو کی شاعرانہ اور فنکارانہ صلاحیتوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:۔امیر خسرو بچپن ہی شعروشاعری کی طرف راغب ہوئے۔آپ شعر بڑے اچھے ترنم سے پڑھا کرتے تھے۔ابتداء میں خسرو سلطانی تخلص کیا کرتے تھے۔آپ کی شاعرانہ صلاحیتوں کی بنیاد پر انہیں علاءالدین خلجی کا درباری شاعر مقرر کیا گیا۔آپ نے علاءالدین خلجی کے بیٹے مبارک شاہ کی فرمائش پر ایک مثنوی لکھی۔جس کی تکمیل پر انہیں ہاتھی کے ہم وزن سونا دینے کا وعدہ مبارک شاہ نے کیا تھا۔امیر خسرو مقبول ومعروف شاعر کے علاوہ فنِ موسیقی کے بھی ماہر تھے۔انہوں نے فنِ موسیقی میں نہ صرف مہارت حاصل کی بلکہ اس میں نئی نئی ایجادات بھی کیں۔ہندوستانی اور ایرانی موسیقی کے امتزاج سے نئے سُر ایجاد کئے۔اس لئے وہ مختلف سُروں کے موجد کہلائے۔کہا جاتا ہے کہ قوالی کی موجودہ طرز ان ہی کی ایجاد ہے۔آلۂ موسیقی ستار (سی تار) کی ایجاد کا سہرا ان ہی کے سر ہے۔موسیقی کی مہارت سے متعلق ایک واقعہ مشہور ہے۔ایک بار موسیقی کے مقابلے میں انہوں نے اپنے ہم عصر مشہور موسیقار گوپال کو شکست دے کر ''نائک'' کا مرتبہ حاصل کیا۔یہ منصب موسیقی کے فن میں ماہر استاد کو دیا جاتا تھا۔

7) امیر خسرو کو دو عظیم تہذیبوں کے درمیان ایک پل کیوں کہا گیا؟

جواب:۔امیر خسرو کو دو عظیم تہذیبوں کے درمیان ایک پل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ہندوستان کی ہر چیزوں سے انہیں محبت تھی۔ہندوستانی آب وہوا، تہذیبم عقائد ان کی شخصیت میں ایسے رچ بس گئے تھے۔جیسے ستار کی تار سُر۔ان کے نزدیک اپنے وطن کی حیثیت ''جنتِ عدن'' کی سی تھی۔

4) امیر خسرو کو قومی یکجہتی کا پیامبر کیو کہا جاتا ہے؟

جواب:۔امیر خسرو کو قومی یکجہتی کا پیامبر کہا جاتا ہے کیونکہ وہ ہندوؤں کو دوسرے مذاہب کے پیروؤں کے مقابلے میں ترجیح دیتے تھے۔خسرو کا خیال تھا کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں بہت سے عقائد مشترک ہیں۔وہ چاروں ویدوں میں بیان کئے گئے حقائق ومعارف کی باتوں کا احترام کرتے تھے۔وہ ہندوستانی زبانوں کی شُد بُد رکھتے تھے۔اور یہاں کی قدیم زبان سنسکرت کو علوم وفنون کا خزانہ مانتے تھے۔ان کی وطن پرستی کی مثال شاید ہی ملے۔وہ سچے وطن پرست تھے۔انہوں نے ہندوستان کے آگے ترکستان اور روم کو بھی ہیچ سمجھا۔وہ اپنے آپ کو ہندوستانی تُرک کہا کرتے تھے۔ان کی سانسوں میں وطن کی مٹی کی خوشبو بسی تھی۔

کسی ایک عنوان پر مضمون لکھنا ہوگا۔جو 5 مارکس کے لئے پوچھا جائیگا۔

تعلیمِ نسواں

علم ایک بیش بہا دولت ہے۔جس کا ہر شخص محتاج ہے۔خواہ وہ عورت ہو یا مرد۔دنیا میں وہی قوم ترقی کر سکتی ہے۔جس کے تمام مرد وعورت زیورِ علم سے آراستہ ہوں۔حقیقت یہ ہے کہ علم کے بغیر دنیا اور دین کا کام بھی خاطر خواہ طور پر انجام نہیں دیا جا سکتا۔

مرد اور عورت زندگی کی گاڑی کے دو پہیئے ہوتے ہیں۔گاڑی صرف ایک پہیئے سے کبھی نہیں چل سکتی۔بلکہ منزلِ مقصود تک صحیح وسالم پہنچنے کے لئے دونوں پہیوں کا مضبوط ہونا ضروری ہے۔اسی طرح اگر کسی پرندے کا ایک بازو ٹوٹ جائے تو وہ صرف ایک بازو سے پرواز نہیں کر سکتا۔ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ کے ایک فرمان سے علم کا حاصل کرنا مسلمان مرد اور عورت دونوں پر فرض ہے۔

بزرگوں کا قول ہے کہ ماں کی گود بچوں کی پہلی درسگاہ ہے۔اگر ماں تعلیم یافتہ، سلیقہ شعار ہوگی تو اس کی اولاد بھی مہذب اور شائستہ ہوتی۔کیونکہ بچے کا زیادہ وقت ماں کی صحبت میں گزرتا ہے۔اور ماں کی عادات واطوار کا اس پر گہرا اثر پڑتا ہے۔جاہل ماں کے عادات کو تباہ کر دیتی ہے۔جب کہ پڑھی لکھی ماں اپنے بچے کی تربیت کا خیال رکھتی ہے۔اس کی خاطر خواہ نگرانی اور دیکھ بھال کرتی ہے۔اسے برے معاشرے سے بچاتی ہے۔اور اس کے دل ودماغ کو عمدہ خیالات کا مرکز بناتی ہے۔یہی بچے آگے چل کر ملک وقوم کے لئے سرمایہ فخر ثابت ہوتے ہیں۔

اگر عورت تعلیم یافتہ ہوگی تو وہ اپنی خوش اخلاقی اور سلیقہ مندی سے گھر کو جنت کو نمونہ بنا دے گی۔بعض لوگ عورتوں کو صرف دینی تعلیم ہی دلانے کے حامی ہیں۔ان کے خیال میں اعلیٰ تعلیم یافتہ لڑکیاں فیشن پرست اور فضول خرچ ہوتی ہیں۔فرائض خانہ داری سے کتراتی ہیں۔اور سیر وتفریح کی دلدادہ ہوتی ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ یہ نقص تعلیم کا نہیں بلکہ تربیت اور غیر موزوں ماحول کا نتیجہ ہے۔اس لئے عورتوں کا تعلیم حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔

جہاں تک فطری صلاحیتوں کا تعلق ہے۔عورت مرد سے کسی بھی طرح کم تر نہیں ہے۔تاریخ کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ رضیہ سلطانہ، نور جہاں، چاند بی بی، ملکہ وکٹوریہ نے اپنے اپنے عہدِ حکومت میں وہ کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں۔جو بڑے بڑے مرد حکمران بھی انجام نہ دے سکے۔قدرت نے جو فطری

خوبیاں ان کو عطا کی ہیں۔ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے اسے تعلیم یافتہ بنانا نہایت ہاں یہ ضروری ہے کہ مردوں اور عورتوں کی تعلیم کا نصاب الگ الگ اوران کی ضرورتوں کے مطابق ہونا چاہیئے ۔کیونکہ عورت اور مرد کا دائرہ عمل قدرتی طور پر ایک دوسرے سے جدا جدا ہے۔

بڑھتی ہوئی مہنگائی

مہنگائی کی مار کا شدید احساس یا تو گھریلو عورتوں کو ہوتا ہے۔یا پھر غریب انسانوں کو۔اس دور میں تو مہنگائی کا احساس ہر آدمی کو ہونے لگا ہے۔اسی لئے یہ باتیں ملک بھر میں ہوتی ہیں۔تیزی سے بڑھتی ہوئی مہنگائی عوام اور سرکار دونوں کی فکر کا باعث بنتی ہے۔ماہرِ معاشیات کا کہنا ہے کہ کسی بھی ملک کے ترقی پذیر معاشی نظام میں کم یا زیادتی مہنگائی ضرور بڑھتی ہے۔لیکن مہنگائی سے پریشان عوام کو اس بات سے تسلی نہیں ہوتی ہے۔آزادی سے پہلے دیکھے گئے خواب آزادی پانے کے بعد پورے نہیں ہوئے۔اس وقت ملک کے لوگ یہ سوچتے تھے کہ اس ملک سے انگریزوں کے چلے جانے کے بعد ملک میں عوام کی حکومت ہوگی۔لیکن عوام کا یہ خواب ٹوٹ گیا۔ 67 سال سے زائد وقت بیت گیا۔مگر بھارت میں غریبی اور بے روزگاری بڑھتی ہی جارہی ہے۔لوگ مفلسی اور مایوسی کی زندگی بسر کررہے ہیں۔یہ دیکھ کر غریب روز بروز اور بھی غریب اور امیر دن بدن ار بھی امیر ہوتے جارہے ہیں۔لوگوں کے دلوں میں غریبی گھر کرتی جارہی ہے۔

سوچنے پر اس کی بہت سی وجوہات سمجھ میں آتی ہیں۔آزادی آئی تو ملک کے دو ٹکڑے ہوگئے۔بہت بڑے پیمانے پر آبادی کی ادلا بدلی ہوئی۔خون کی ندیاں بہیں۔زمین لاشوں سے لپٹ گئی۔کروڑوں لوگوں کو پھر سے بسانا پڑا۔نئی نئی آزادی سنبھالتے سنبھالتے پناہ گزینوں کو دوبارہ بسانے اور منظّم کرنے میں ملک کو بھاری قیمت چکانی پڑی۔سرکار کا بھاری خرچ کرنا پڑا۔

یہ زخم ٹھیک سے بھرا بھی نہیں تھا کہ پاکستان نے 1949ء میں کشمیر پر حملہ کردیا۔نتیجہ سامنے ہے کشمیر ناسور بنا گیا۔اس سے سرکار کا خرچ اور بھی بڑھ گیا۔1962ء میں چین نے حملہ کیا۔1965ء میں پاکستان نے پھر زور آزمایا۔بُری طرح پِٹ جانے کے بعد وہ چپ نہیں بیٹھا۔ 71-1970ء میں پاکستان کے شمالی بنگال سے ایک کروڑ پناہ گزین کو بھارت میں دھکیل دیا گیا۔1971ء میں پاکستان سے پھر جنگ اور اس کے نتیجے میں آزاد بنگلہ دیش کا سورج طلوع ہوا۔لیکن اس سے ہمارا معاشی نظام بری طرح سے متاثر ہوا۔اس طرح معلوم یہ ہوا کہ آزادی کے بعد ہمارا ملک کئی آزمائشوں سے گزرا۔اور ملک کی عوام نے آزمائشوں کے باوجود اپنی بے مثال بہادری کا ثبوت دیا۔

ضرور ہی آزادی کے بعد ملک نے زیادہ سے زیادہ ترقی کی ہے۔اور وہ کہاں پہنچ گیا ہے۔پھر بھی اس ترقی کے ساتھ ساتھ عام آدمی کی شکلیں برقرار ہیں۔ترقی کے فائدے کو ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی نگل جاتی ہے۔آج بڑھتی ہوئی آبادی ملک کا سنگین مسئلہ ہے۔اور ملک کا مستقبل اس کے انتظام پر منحصر ہے۔آبادی کے روز بروز اضافے گھر گھر میں افلاس (غریبی) کو جنم دیا ہے۔مفلسی کی وجہ سے بے ایمانی میں اضافہ ہوتا گیا ہے۔مفلسی کی وجہ سے اوپر سے نیچے تک اور نیچے سے اوپر تک رشوت کا راج ہوگیا ہے۔

روزمرہ کی ضرورت کی چیزوں کی قیمتیں آسمان کو چھورہی ہیں۔حکومت کی پکڑ ڈھیلی ہونے کی وجہ سے مہنگائی پر قابو پانا ناممکن ہوگیا ہے۔کوئی بھی اپنے روز کے خرچوں میں کتنی بھی کٹوتی کرے کوئی کتنا من مارے مہنگائی کی لعنت پھن پھیلائے جارہی ہے۔لوگوں کا سکھ اور سکون اس کے پیٹ میں سمائے جارہی ہے۔مارڈالا ظالم مہنگائی نے! خدا جانے یہ حالت کب بدلے گی۔

بے روزگاری کا مسئلہ

کسی نے کہا ہے۔’’مصیبت کبھی تنہا نہیں آتی۔‘‘ بے روزگاری بھی ایک لعنت ہے۔جو اپنے ساتھ دوسری بہت سی مصیبتیں لے کر آتی ہے۔بے روزگاری، مفلسی، بھوک اور بیماری کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ان کا اثر ایک طرف تو بے روزگار اشخاص اور کنبے کے تمام افراد کی جہالت، بدحالی اور پریشانی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔دوسری طرف بے روزگاری اور غریبی کی وجہ سے طرح طرح کی اخلاقی اور سماجی برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔عصمت فروشی، چوری، ڈاکہ زنی، بے ایمانی کے واقعات کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا

ہے کہ ان جرائم کا ایک بڑا اسبب بے روزگاری اور مفلسی ہوتی ہے۔

بے روزگاری کے انفرادی اور سماجی نقصانات کے علاوہ سب سے بڑا نقصان یہ بھی ہے کہ بے روزگاری کا اثر ملکی ترقی کی راہ میں بھی رکاوٹ ڈالتا ہے۔ دنیا کی نظر میں وہ ملک پس ماندہ اور غیر ترقی یافتہ سمجھا جاتا ہے۔ جو اپنے باشندوں کی ایک بڑی تعداد کو نوکریاں بھی فراہم نہیں کرسکتا۔ تعلیم یافتہ نوجوانوں میں بے روزگاری کا مطلب ہے ملک کے تعلیمی منصوبوں سے جو ملکی ترقی اور فائدہ ہونا چاہیئے تھا وہ سب بے کار اور ضائع ہو رہا ہے۔

آزادی ملنے کے بعد سے ہندوستان میں صنعتی ترقی کی رفتار بہت تیز رہی ہے۔ ملک میں نئے نئے کارخانے اور صنعتیں وجود میں آئی ہیں۔ بڑی بڑی صنعتوں کی وجہ سے چھوٹی صنعتوں میں کمی ہوئی ہے۔ اور بہت سے کاریگر بے روزگار ہو گئے۔ یہ حقیقت ہے کہ جہاں جہاں صنعتی انقلاب آیا ہے۔ وہاں لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو بے کاری کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ جو کام بہت سے کاریگر گھنٹوں میں کرتے تھے۔ مشینیں اس کام کو منٹوں میں کرتی ہیں۔ اور زیادہ خوب صورتی سے کرتی ہیں۔ مشینیں جہاں بہت سے آدمیوں کو بے کار کرتی ہیں۔ وہاں طرح طرح کے نئے کام بھی مہیا کرتی ہیں۔ ملک میں خوشحالی لاتی ہیں۔ اور لوگوں کا معیارِ زندگی بلند کرتی ہیں۔ لیکن ہندوستان میں صنعتی انقلاب کے فائدے اتنے نمایاں نہیں ہوئے جتنے ان کے نقصانات۔ صنعتی ترقی سے بہت کم لوگوں کو روزگار ملا۔ اور بہت بڑی تعداد کو بے روزگاری کا منھ دیکھنا پڑا۔ اس کی شاید یہ وجہ تھی کہ صنعتی انقلاب کے لئے ملک پوری طرح تیار نہیں تھا۔

صنعتی زندگی دور سے دیکھنے میں بہت پُر کشش اور رنگین نظر آتی ہے۔ دور دور کے دیہاتوں اور قصبوں میں لوگ شہری زندگی کا ذکر بڑی دلچسپی اور شوق سے سنتے ہیں۔ بہت سے لوگ آسمان سے باتیں کرنے والی عمارتوں، سنیما، ناچ گھر، ریل، موٹر، ہوٹل، اور تفریح گاہوں کے شوق میں گاؤں چھوڑ کر شہر کی نوکری کرنے کے لئے آتے ہیں۔ بہت سے بڑے بڑے کارخانوں کا ذکر سن کر روپیہ کمانے کی دھن میں شہر میں آبستے ہیں۔ لیکن جب کلام تلاش کرنے والے زیادہ اور نوکریاں کم ہوں تو بے روزگاری بڑھتی ہے۔

یہی حال تعلیم کا بھی ہے۔ آزادی سے پہلے ملک میں صرف پانچ بڑی یونیورسٹیاں تھیں۔ لیکن آج ان کی تعداد سو کے قریب ہے۔ کالجوں اور اسکولوں کی تعداد میں جو اضافہ ہوا ہے۔ وہ اور بھی کہیں زیادہ ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ہر سال جتنے طلبا پڑھ کر نکلتے ہیں۔ ان میں سے بہت کم کو نوکریاں مل پاتی ہیں۔ اور بیشتر نوجوان نوکری کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ بے روزگار نوجوانوں کی تعداد میں ہر سال کمی کی بجائے اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ اس لئے یہ مسئلہ روز بروز زیادہ مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ اس صورتِ حال کی ایک بڑی ذمہ داری موجودہ تعلیمی پالیسی پر بھی ہے۔ ہماری بیشتر تعلیم محض نصابی ہو کر رہ گئی ہے۔ جو کہ عملی زندگی اور مختلف پیشوں میں کوئی فائدہ یا مدد نہیں دیتی۔ دوسری کمی یہ ہے کہ تعلیم میں ملکی ضروریات کا صحیح خیال نہیں رکھا جاتا۔ جس وجہ سے بہت سی ڈگریاں نوکری کے حاصل کرنے میں مددگار نہیں ہوتیں۔

آج کل ملک میں انجینئروں کی بے روزگاری کا مسئلہ بھی کافی اہم ہے۔ بے روزگاری کو دور کرنے کے لئے ملک کو اپنی صنعتی اور تعلیمی پالیسیوں پر دوبارہ غور کرنا چاہیئے۔ صنعتی ترقی کا مطلب صرف نئے نئے کارخانے کھول دینا ہی نہیں بلکہ ملکی خوشحالی بھی

ہے۔ملک میں بہت سی ایسی صنعتوں کے امکان موجود ہیں جو ملک کے تمام بے روزگار لوگوں کو روزگار فراہم کر سکتے ہیں۔تعلیم کو صنعتی اور ملکی ضروریات کے لحاظ سے شکل دینا چاہیئے۔تاکہ جو لوگ تعلیم حاصل کر کے نکلیں۔وہ ملک کے لئے کارآمد ثابت ہو سکیں۔تعلیم میں فنی اور عملی صلاحیتوں پر زیادہ زور ہونا چاہیئے۔اور صرف انھیں لوگوں کو اعلیٰ تعلیم دینا چاہیئے۔جن میں واقعی اس کی صلاحیت ہو۔باقی لوگوں کو زراعت، تجارت یا دوسرے فنون کی تربیت دینا چاہیئے۔تاکہ وہ آئندہ زندگی میں اپنے خاندان اور ملک کے دوسرے لوگوں پر بوجھ نہ بنیں بلکہ اپنی روزی خود کما سکیں۔

خط جو 5 مارکس کے لئے پوچھا جائیگا۔

1) اپنے دوست یا سہیلی کے نام خط لکھیئے جس میں اپنی سالگرہ کی تقریب میں شرکت کی دعوت دی گئی ہو۔

جواب:۔

از:اویس انعامدار

حویلی محلّہ بیجاپور

مورخہ:30 جنوری 2017ء

میرے عزیز دوست

اسلام وعلیکم

میں یہاں اللہ کے فضل وکرم سے خیریت سے ہوں امید ہے کہ تم بھی خیریت سے ہوگے۔کافی دن ہوئے ملاقات بھی نہیں اور نہ ہی تمہارا کوئی خط آیا۔اگلے ہفتہ بروز اتوار میرا سالگرہ ہے اور سب دوست واحباب اس میں شرکت کر رہے ہیں۔اسی بہانے تیری سالگرہ بھی بڑے ہی دھوم سے منانے کا طے پایا ہے۔اس لئے تمہیں اپنے گھر آنے دعوت دے رہا ہوں۔ضرور ضرور شرکت کرنا۔گھر کے تمام افراد کو میرا سلام سنانا۔باقی کی باتیں سالگرہ کے دن پر کریں گے۔

فقط تمہارا دوست

اویس

بخدمت :فرحان شیخ

نزد اردو پرائمری اسکول

پرانی دانڈیلی؛تعلقہ:ہلیال

ضلع:شمالی کینرا 581325

2) ہیڈ ماسٹر کے نام چٹھی لکھ کر T.C طلب کیجئے

منجانب:اسد۔ایچ۔انعامدار	بخدمت:ہیڈ ماسٹر صاحب
رول نمبر 01	سرکاری اردو ہائی اسکول
جماعت دہم	محبوب نگر مدے بہال

مضمون:آگے تعلیم جاری رکھنے کے لئے T.C چاہیئے۔

محترم ہیڈ ماسٹر صاحب میں اسد انعامدار دہم جماعت کا طالبِ علم ہوں۔میں نے یہاں سے دہم جماعت کی امتحان اول درجے سے کامیابی حال کی ہے۔پی۔یو۔کالج میں داخلہ لینے کے لئے مجھے T.C چاہیئے۔میرے ذمہ اسکول کی کوئی فیس باقی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی کتاب لائبریری سے میں نے لی ہے۔برائے کرم مجھے میری T.C دیں تو عین نوازش ہوگی

فقط آپ کا نیازمند

تاریخ:31 مئی 2017	اسد۔ایچ۔انعامدار
مقام:مدے بہال	رول نمبر 01
	دہم جماعت